16-جولائی 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

بدھ 10 ربیع الاول 1418ھ 16 وفا 1376ہش 16

جلد 47-82 نمبر 156

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دن بہت ہی نازک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے سب کو ڈرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا، مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کرکے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرکے اس کے حضور میں آتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 174)

## روحانی حیات میں ہی حقیقی خوشیاں اور بشاشتیں ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اس دنیا میں بھی زندگی کے بہت سے پہلو ایسے ہیں جن کی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ موت کے سرچشمہ سے زندگی کے سوتے پھوٹتے ہیں چنانچہ حقیقی زندگی مسکراہٹ اور بشاشت کا دوسرا نام ہے۔ جو درخت مرجاتا ہے یا جب درخت مر جاتے ہیں تو باغ پر مردنی چھا جاتی ہے لیکن جو درخت زندہ ہے اور اس کی زندگی کی علامت یہ ہے کہ سبزہ ہے اس کے پتوں پر پھول ہیں اس کی ٹہنیوں پر اور وہ پھلوں سے لدا ہوا ہے تو گویا اس کی سرسبزی و شادابی اور اس کے پھول اور پھل اس کی دلآویز مسکراہٹوں کے مترادف ہیں یہی وجہ ہے کہ سرسبز اور پھول دار درخت کے وجود میں شاعر مسکراہٹیں دیکھتا اور اپنے کلام کو پھولوں کی طرح خوشنما بناتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے ہیں۔ ہمیں روحانی حیات میں جو خوشیاں اور مسکراہٹیں اور بشاشتیں نظر آتی ہیں وہ ہمیں کہیں اور نظر نہیں آتیں۔ چنانچہ ربوہ ہماری مسکراہٹوں کا مرکز ہے۔ اس کی مسکراہٹیں قائم رہنی چاہئیں۔ اہل ربوہ کے چہروں پر بھی اور ربوہ کی فضاؤں میں بھی اور اس کی ہواؤں میں بھی مسکراہٹیں کھیلتی رہنی چاہئیں۔ ربوہ کی گلیوں میں بھی اور اس کی شاہراؤں پر بھی مسکراہٹیں نظر آنی چاہئیں۔

چنانچہ انہی مسکراہٹوں کو نمایاں کرنے کے لئے میں نے مجلس صحت کا اجراء کیا تھا اور اس کے قیام پر اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اہل ربوہ گھروں میں پھلدار اور کھلے میدانوں میں اور سڑکوں پر سایہ دار درخت لگا کر ربوہ کو ایک خوبصورت باغ کی شکل میں تبدیل کر دیں کیونکہ علاوہ اور بہت سے فوائد کے ہمیں لہلہاتے ہوئے درختوں میں خدا تعالیٰ کی قدرتیں جلوہ گر دکھائی دیتی ہیں جن سے انسان بہت سے جسمانی اور روحانی فائدے اٹھا سکتا ہے چنانچہ میری اس تحریک پر پچھلے سال موسم خزاں کے آخر میں جو درخت لگائے گئے تھے۔ مجلس صحت کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق ان پر جو حالت گزری اور جن حادثات کا ان کو سامنا کرنا پڑا خدا تعالیٰ درختوں کو بھی اور انسان کو بھی ان حادثات سے محفوظ رکھے۔ کچھ تو بچوں نے توڑ تاڑ دیئے۔

میں کہتا ہوں ایک احمدی طفل اگر درختوں کو توڑتا ہے تو اس کے ماں باپ ذمہ دار ہیں پھر کچھ درخت آندھیوں کی نذر ہو گئے۔ کچھ درختوں کو زندگی کا پانی نہیں ملا اور وہ مرجھا گئے۔ کچھ درختوں کو غذا نہیں دی گئی۔ درختوں کو غذا کی بھی ضرورت ہوتی ہے یعنی یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ جس جگہ درخت لگایا گیا ہے وہاں اس کے پنپنے کے لئے حالات سازگار ہیں یا نہیں۔ دو تین سال ہوئے ہم نے اپنی زمینوں پر ایک بڑ کا درخت لگایا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ گرمیوں میں اس کی شاخیں نکل آئیں اور وہ بڑا خوبصورت لگتا۔ لیکن جب موسم سرما آتا اور کورا پڑتا تو وہ مرجھا جاتا پھر گرمیوں میں اس کی جڑیں سے ایک اور شاخ نکل آتی تھی۔ دو سال تک ہم اس کے ساتھ اسے زندہ رکھنے کا کھیل کھیلتے رہے مگر بے سود۔ چند مہینے ہوئے ان سردیوں سے پہلے مجھے

باقی صفحہ 7 پر

**یاد رکھو کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ کے لئے جوش نہ ہو**

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## جلسہ سالانہ برطانیہ پر

## حضرت امام جماعت الرابع کے لائیو خطابات

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ برطانیہ 1997ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطابات احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہونگے۔ حضرت صاحب کے خطابات کے علاوہ جلسہ سالانہ برطانیہ کی تینوں دن کی تمام کارروائی بھی لائیو کاسٹ ہوگی۔ جملہ احباب یہ پروگرام نوٹ فرمالیں اور جلسہ برطانیہ کی برکات سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔

### حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لائیو خطابات

(پاکستانی وقت کے مطابق)

**جمعہ 25- جولائی 1997ء**

5-00 (عصر) خطبہ
7-00 پرچم کشائی (لوائے احمدیت)
8-00 (رات) افتتاحی خطاب
12-00 (رات) عالمی مجلس عرفان (اردو)

**ہفتہ 26- جولائی 1997ء**

3-45 (دوپہر) مستورات سے حضرت صاحب کا خطاب
8-30 (رات) خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

**اتوار 27- جولائی 1997ء**

3-30 (دوپہر) عالمی مجلس عرفان (انگریزی)
5-00 عالمی بیعت
8-30 (رات) اختتامی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

## ولادت

○ مکرم صفی الرحمان خورشید صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

میری بھتیجی امتہ الرؤف اہلیہ مبشر احمد صاحب آف سوئٹزرلینڈ کو اللہ تعالیٰ نے 20 جون 1997ء کو فرزند سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے جاسم بن احمد نام عطا فرمایا ہے۔ عزیزم جاسم نصیر الرحمان صاحب ناصر سنوری ٹاؤن شپ لاہور کا نواسہ اور حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری (وفات یافتہ) کا پڑنواسہ ہے اور مکرم ماسٹر عبدالمجید صاحب آف دارالنصر غربی کا پوتا ہے۔

اسی طرح عزیزم مظہر احمد مجید حال کینیڈا کو بھی اللہ تعالیٰ نے 9- جنوری 1997ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے اس کا نام ظفر احمد ادریس عطا فرمایا ہے۔ یہ مکرم ماسٹر عبدالمجید صاحب کا پوتا اور مکرم طارق احمد بٹ صاحب حال کینیڈا کا نواسہ ہے۔

دونوں بچوں کی درازی عمر نیک خادم دین ہونے کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

16- وفا 1376 ھش    16- جولائی 1997ء

# سچی سکینت اور اطمینان- نجات کا اصل مقصد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان علوم حقہ کیوں حاصل کرے۔ ایسا کرنے سے اس کے دل کی کیفیت کیا ہوتی ہے۔ اور اسے روحانی طور پر کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اگر ان باتوں پر غور کیا جائے تو اس بات کا سمجھنا مشکل نہیں کہ علوم حقہ ہی ہر چیز کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں اور ہمیں یہ بھی رہنمائی کرتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کس بات سے بچنا چاہئے۔ مثلاً اگر ہم یہ جان لیں کہ خدا تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے اور وہ اچھی باتوں کو پسند کرتا ہے اور بری باتوں کو ناپسند تو یقیناً ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا اور یقین کی حد تک چلا جائے گا۔ کہ ہمیں صرف اچھی باتیں کرنی چاہئیں۔ اور بری باتوں کے لئے خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں بری باتوں کے نزدیک بھی نہ جانے دے۔ لیکن ایسا ہو صرف اس طرح سکتا ہے کہ ہمیں علوم حقہ کی روشنی مل جائے۔ ہم یہ دیکھ لیں کہ اچھا کیا ہے اور برا کیا ہے اور اس کے نتیجے میں ہم خدا تعالیٰ کی معرفت کی منزلیں طے کرتے چلے جائیں۔ جوں جوں ہمیں خدا تعالیٰ کے متعلق زیادہ آگہی ہوگی ہم اس کے قریب ہوتے چلے جائیں گے۔ ہر بات جو ہمارے ساتھ پیش آئے گی اس کے متعلق ہم پوری طرح سمجھنے لگیں گے کہ یہ ہے کیا۔ ایسا کیوں ہوا اور اس طرح خدا تعالیٰ کے احسانوں کے متعلق بھی ہمیں آگہی ہونے لگے گی۔ اگر انسان سوچے تو اس کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کا اس پر احسان ہے۔ اس کی ہر سانس اس کا احسان ہے۔ جس طرح وہ زندگی بسر کرتا ہے اس میں ہر اچھی بات خدا تعالیٰ کی دین ہے اور یہ بات سوچ کر اس کے دل میں احسان مندی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ کچھ لوگ قضاء وقدر کو اس طرح بیچ میں لے آتے ہیں کہ وہ کوئی بات جاننا ہی نہیں چاہتے۔ کسی بات کے ماننے سے انہیں کوئی غرض نہیں ہوتی۔ بس قضاء وقدر سب کچھ کر رہا ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ قضاء وقدر سب کچھ کر رہا ہے لیکن اس کے متعلق بھی ہمیں آگہی ہونی چاہئے قضاء و قدر ہے کیا۔ یہ ہم پر کس طرح لاگو ہو جاتا ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں کیا کچھ کرنا چاہئے۔ یہ ساری باتیں ہمارے غور و فکر کے لئے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ان کی طرف توجہ دیں اور یہ سوچتے رہیں کہ آخر قضاء وقدر بلاوجہ تو ہم پر نافذ نہیں ہو جاتی۔ خدا تعالیٰ ہماری بہبود چاہتا ہے اور خدا تعالیٰ نے بعض اندازے ہمارے لئے پیش کئے ہیں اور اسی کا نام قضاوقدر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ قضاء وقدر کو ہم سے دشمنی ہو اور قضاء وقدر ہمارے اچھے کاموں کو بھی برے کاموں میں تبدیل کر دے یا ہمیں اچھے کام کرنے ہی نہ دے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ ہم اچھے کام کریں۔ پھر خدا تعالیٰ نے جو قضاء وقدر بنائی ہے وہ ہمارے اچھے کاموں میں کس طرح روک بن سکتی ہے۔

پس قضاء وقدر کو اپنے لئے مفید بناتے ہوئے ہمیں آگے بڑھنا چاہئے۔ قضاء وقدر کو راہ کا پتھر نہیں سمجھنا چاہئے۔ قضاء وقدر کو اپنا دشمن نہیں سمجھنا چاہئے۔ قضاء وقدر بھی ہماری بہتری کے لئے ہے اور ہماری ترقی میں مد ثابت ہوتی ہے۔ اگر ہم اس کی ماہیت کو سمجھیں اور اس کے مطابق کام کرنے کی کوشش کریں، اگر ہم واقعی قضاء وقدر کے نیچے رہنے کو اپنا مسلک بنالیں تو یقیناً قضاء وقدر ہر لمحہ اور ہر جگہ پر ہماری مدد کرے گی۔ گویا کہ یہ مدد خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔ آخر قضاء وقدر خدا نے بنائی ہے تو جو کچھ قضاء وقدر کرتی ہے وہ خدا ہی کرتا ہے۔ اور خدا کو ہماری بہبود مقصود ہے۔

پس ہمیں علوم حقہ حاصل کرنے چاہئیں اور ان کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی معرفت کی منزلیں طے کرنی چاہئیں اور ایسا کرتے ہوئے قضاء وقدر کو حصول علوم حقہ کے ساتھ چلانا چاہئے لیکن اگر ان اندازوں کے مطابق ہم کام نہ کریں۔ ان کی مخالفت کریں۔ اپنی طرف ہی سے کوئی بات بنالیں تو یقیناً یہ بات ہماری بہبود کے لئے نہیں ہو سکتی۔

پس قضاء وقدر اور حصول علوم حقہ کو ساتھ ساتھ چلائیے اور ان دونوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیے۔ سب سے بڑا فائدہ تو ان سے خدا تعالیٰ کی معرفت کا حصول ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو قضاء وقدر کے نیچے رکھتا ہے وہ بھی دراصل خدا تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرتے ہوئے ہی ایسا کرتا ہے۔ اگر اسے خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ ہو تو وہ نہ قضاء وقدر کو پہچانے گا اور نہ وہ علوم حقہ کے حصول کے لئے کوشش کرے گا۔

پس ہمیں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ سب سے پہلے علوم حقہ کا حصول ہمارے لئے لازم ہے اور علوم حقہ کے حصول میں خدا تعالیٰ کی معرفت ہمیں حاصل ہونی چاہئے۔ جو علوم خدا تعالیٰ کی معرفت کے حصول میں مدد نہیں دیتے انہیں علوم حقہ کہا ہی نہیں جا سکتا۔ آخر دنیا کے علوم تو بہت قسم کے پائے جاتے ہیں۔ بعض علوم ایسے ہیں جو روحانیت میں ترقی کا باعث بنتے ہیں اور کچھ علوم ایسے ہیں کہ ان کے حصول میں انسان روحانیت کھو بیٹھتا ہے۔ وہ بالکل دوسری طرف نکل جاتا ہے اور دوسری طرف نکلتا ہوا اللہ تعالیٰ کی معرفت سے دور جا پڑتا ہے خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے اسی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

پس علوم حقہ صرف وہی ہو سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی معرفت پیدا کریں۔ علوم حقہ کا حصول لازمی ہے۔ علوم حقہ سے پھر یہ دیکھا جائے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے خدا تعالیٰ کی جس قدر زیادہ معرفت حاصل ہوگی۔ اسی قدر ہم اپنے آپ کو قضاء وقدر کے نیچے رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اندازوں کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں گے۔ اور یہ بات ہمارے لئے یقیناً کامیابی کا باعث ہوگی۔ اس دنیا میں بھی اور اگلی دنیا میں بھی۔ دنیوی امور میں بھی اور روحانی امور میں بھی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ "کلام الٰہی علوم حقہ سے اس لئے واقف کرانا چاہتا ہے اور اس لئے ادھر انسان کو متوجہ کرتا ہے کہ اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی معرفت میں جوں جوں ترقی ہوتی ہے اسی قدر خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس سے محبت پیدا ہوتی جاتی ہے اور انسان کو قضاء وقدر کے نیچے رہنے کی اس لئے تعلیم دیتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور بھروسہ کی صفت پیدا ہو اور وہ راضی برضا رہنے کی حقیقت سے آشنا ہو کر سچی سکینت اور اطمینان جو نجات کا اصل مقصد اور منشا ہے حاصل کرے۔"

کام کر سکتا ہوں جب تک، میں جیوں، جیتا رہوں
زخم جو لگتے ہیں روحوں پر انہیں سیتا رہوں
تشنگی بجھنے نہ پائے خدمتِ انسان کی
تو پلائے جام پر جام اور میں پیتا رہوں
تو نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے میری باگ ڈور
میں یہ کیوں سوچوں، مروں کب، کب تلک جیتا رہوں

ابوالاقبال

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

# علمی مسائل

(یہاں) اللہ تعالیٰ نے نیکی اور تقویٰ کے متعلق (دینی) نکتہ نگاہ لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ حقیقی نیکی کس چیز کا نام ہے۔ اگر غور سے کام لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ دنیا میں نیکی اور تقویٰ کے متعلق بہت کچھ اختلاف پایا جاتا ہے اور مختلف جماعتوں قوموں اور مختلف زمانوں کے لوگوں کے نزدیک نیکی کی تعریف مختلف رہی ہے۔ غرباء نیکی کی کچھ اور تعریف کرتے ہیں اور امراء کچھ اور کرتے ہیں۔ پھر ممالک کے لحاظ سے بھی نیکی کی تعریف میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے ہندوستان میں حاجی بڑے نیک شمار ہوتے ہیں یہاں تک کہ ایک شخص صوم وصلوٰۃ اور دوسرے احکام شرعی کا کتنا بھی پابند کیوں نہ ہو لوگ اس کے مقابلہ میں حاجی کو ترجیح دیں گے۔ خواہ اس نے سفر حج میں اپنے اوقات فضول اور لغو طور پر ہی ضائع کئے ہوں۔ اور حج کرنے کے بعد بھی اپنے اندر کوئی تغیر پیدا نہ کیا ہو۔ اور صوم وصلوٰۃ کا بھی چنداں پابند نہ ہو۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرمایا کرتے تھے کہ ایک ریل کے سٹیشن پر ایک نابینا بڑھیا بیٹھی تھی۔ تو ایک شخص نے اس کی چادر اٹھالی۔ بڑھیا کو جب پتہ لگا کہ چادر غائب ہے تو اس نے آواز دے کر کہا کہ بھائی حاجی! مجھ غریب کی چادر کیوں لی ہے۔ میرے پاس تو کوئی اور کپڑا نہیں۔ میں تو سردی سے ٹھٹھر کر مر جاؤں گی۔ وہ چادر تو اس شخص نے لا کر رکھ دی مگر پوچھا کہ تجھے کس طرح پتہ لگا کہ میں حاجی ہوں۔ بڑھیا نے جواب دیا کہ ایسے کام حاجی ہی کیا کرتے ہیں۔ اب دیکھو وہ عورت اس سے واقف نہ تھی اور نہ اس کی آنکھیں سلامت تھیں مگر اس نے پہچان لیا کہ ایسی سنگ دلی حاجی میں ہی پائی جاسکتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے پھر بھی عام طور پر ہمارے ملک میں حاجیوں کو بڑا نیک سمجھا جاتا ہے لیکن عرب میں جاؤ تو وہ لوگ حج کرنے کو نیکی قرار نہیں دیں گے بلکہ ان میں نیکی سخاوت کو سمجھا جاوے گا۔ وہ لوگ اگر کسی کی نیکی کی تعریف کریں گے تو کہیں گے کہ فلاں شخص بڑا نیک ہے کیونکہ بڑا سخی ہے۔ اسی طرح اب یورپ میں اسلام پھیلے تو وہاں روزے کو بڑی نیکی سمجھا جائے گا کیونکہ وہ لوگ کثرت سے کھانے پینے والے ہیں۔ پس جب ان کو کھانے پینے سے رکنا پڑے گا تو وہ حج اور زکوٰۃ اور عبادت وغیرہ احکام شرعی کی بجا آوری کو اعلیٰ نیکی قرار دینے کی بجائے صرف روزہ رکھنے کو سب سے بڑی نیکی قرار دیں گے۔ پھر ہمارے ملک میں یہ بھی بڑی نیکی خیال کی جاتی ہے کہ کوئی شخص نماز کا پابند ہو۔ ایسے شخص کے متعلق بھی لوگ کہتے ہیں کہ بڑا نیک ہے۔ کیونکہ عبادت کا پابند ہے۔ لیکن صحابہؓ کے نزدیک کسی شخص کی نیکی کا معیار پابندی عبادت نہیں تھا کیونکہ وہ لوگ نیکی کے اس اعلیٰ مقام پر کھڑے تھے جہاں صرف پابندی عبادت کو بڑی نیکی قرار دینا ایسی ہی بات تھی۔ جیسے کہا جائے کہ فلاں شخص بڑا بہادر ہے۔ کیونکہ وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا ہے۔ یا فلاں شخص بڑا تیز نظر ہے کیونکہ اس کی ماں جو اس کے پاس بیٹھی تھی اسے اس نے پہچان لیا ہے۔ یا فلاں شخص کا معدہ بڑا ہی مضبوط ہے کیونکہ اس نے ایک چنا ہضم کر لیا۔

پس جیسا کہ بہادری تیز نظری اور مضبوطی معدہ کے یہ معیار نہایت مضحکہ خیز ہیں اسی طرح صحابہؓ کے نزدیک کسی شخص کی نیکی کا معیار محض پابندی عبادت مضحکہ خیز تھا کیونکہ وہ لوگ دین کے لئے بڑی بڑی قربانیاں اور سخت آزمائشوں کو نیکی سمجھتے تھے۔ اور جس شخص میں یہ باتیں زیادہ پاتے تھے اس کو نیک سمجھتے تھے۔

پس نیک اور نیکی کی تعریف ہر زمانہ ہر ملک ہر قوم میں جدا جدا اور مختلف رہی ہے۔ (یہاں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنا کوئی نیکی نہیں۔ اگر کوئی شخص قبلہ کی طرف منہ کر کے عبادت پڑھتا ہے اور اس کی عبادت میں وہ اخلاص نہیں جو حقیقی عبادت میں ہوتا ہے تو اسے قبلہ کی طرف منہ کر کے بھی کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نیکی منہ کے کسی طرف پھیر لینے کا نام نہیں بلکہ نیکی نام ہے اس کیفیت کا جو دل کے اندر پیدا ہوتی ہے اور وہ ظاہری حرکات اس کیفیت کا ایک نشان ہیں۔ پس اگر ان ظاہری حرکات میں وہ چیز نہیں جس کا دل سے تعلق ہے تو یہ ظاہری حرکات کچھ چیز نہیں محض قبلہ کی طرف رخ کرنا یا عبادت پڑھنا یا روزہ رکھنا یا حج کرنا یہ تمام باتیں دلی کیفیت نہ ہونے کے باعث ہیچ ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ یہ وہ ہتھیار ہیں جو بغیر اس قلبی کیفیت کے کند اور ناکارہ ہوتے ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک شخص کے پاس تلوار تو ہو مگر کند ہو۔ یا ہتھیار تو ہوں مگر زنگ خوردہ ہوں۔ پس جس طرح ہتھیاروں کی قیمت ان کی تیزی اور صفائی سے وابستہ ہے اسی طرح ان اعمال کی قدر و قیمت خدا تعالیٰ کی نظر میں اس وقت ہوتی ہے جبکہ ان کے ذریعے خدا تعالیٰ کی رضاء جوئی مقصود ہو۔

---

دوسری مثال رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں حضرت عمرو بن العاصؓ کی ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ ابتدائی صحابہ میں سے تھے اور اپنے باپ سے بہت پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ آپ نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہی مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی آپ کا طریق تھا کہ آپ مسجد میں بیٹھے رہتے تا کہ رسول کریم ﷺ گھر سے باہر نکلیں اور کوئی بات کریں تو اسے لکھ لیں چونکہ ان کو لکھنا آتا تھا اس لئے وہ رسول کریم ﷺ کی احادیث لکھا کرتے تھے۔ مگر بعد میں رسول

باقی صفحہ 10 پر

سنڈے ٹائمز میگزین 6- اگست 1989ء

# حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا ایک دن-

## بھرپور زندگی

حضرت مرزا طاہر احمد، جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔ جماعت احمدیہ ڈیڑھ کروڑ افراد پر مشتمل ایک (-) جماعت ہے جو کہ انسانیت کو پرامن طور پر اکٹھا کرنے پر یقین رکھتی ہے۔ آپ مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد ایک زمیندار تھے جن کے کئی (چھ) بیویوں سے تیرہ بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی اور پھر اورنٹیئل اور افریقن سٹڈیز سکول لندن میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ جماعت کی خدمت میں منہمک رہے حتیٰ کہ 1982ء میں جماعت کے امام منتخب ہوئے۔ آپ...... 1984ء میں لندن تشریف لے آئے۔ آپ لندن کی پہلی بیت الحمد کے نزدیک ومبلڈن میں اپنی اہلیہ آصفہ اور تین بیٹیوں جن کی عمریں 27 سے لے کر 18 سال تک ہیں۔ اور ایک داماد کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان کی چوتھی بیٹی سڑک کی دوسری طرف اپنے خاوند کے ساتھ رہائش پذیر ہے۔ امام جماعت کے چند نواسے نواسیاں ہیں۔ جماعت احمدیہ اپنی سو سالہ تقریبات ٹلفورڈ سرے میں گیارہ سے تیرہ اگست (1989ء) کو منعقد کر رہی ہے۔

(نوٹ: مذکورہ بالا تعارف سنڈے ٹائمز نے ایک تصویر کے نیچے درج کیا ہے۔ اس تصویر کے پس منظر میں بہت سے احباب اور بچے کھڑے ہیں۔ سب کے آگے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ہیں اور حضرت صاحب نے دو معصوم بچوں کو گود میں اٹھا رکھا ہے۔ بیت الفضل لندن کو جھنڈیوں اور آرائشی روشنیوں سے صد سالہ جشن تشکر 1989ء منانے کے لئے خوبصورتی سے سجایا گیا ہے۔)

### حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی زندگی میں ایک دن

آج صبح میں 2 بجے رات سے کچھ دیر پہلے نیند سے بیدار ہوا۔ بابرکت مہینہ میں ہمارے سونے کے اوقات کم سے کم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن آپ محسوس کرتے ہیں کہ یہ اوقات عبادت کے لئے کافی نہیں ہیں۔ میں صبح بیدار ہونے کے بعد وضو کرتا ہوں اور ایک ڈھیلا ڈھالا کشمیری گاؤن پہن لیتا ہوں تب میں عبادت شروع کرتا ہوں اور دعاؤں میں مشغول ہو جاتا ہوں۔ پھر میں اپنی اہلیہ اور بیٹیوں کو تین بجے کے قریب جگاتا ہوں اور وہ بھی علیحدہ علیحدہ عبادت کرتی ہیں۔

میں اپنا ناشتہ خود تیار کرتا ہوں۔ ہم سب اپنا اپنا ناشتہ خود تیار کرتے ہیں۔ آج صبح چار بج کر 35 منٹ پر میں نے ایک روٹی تھوڑے آملیٹ اور گھر میں تیار کردہ دہی کے ساتھ کھائی۔ اور اس کے بعد پی جی۔ ٹپس کا ایک تیز کپ پیا۔ پھر ایک کپ کافی کا جسے میں خود ہی تیار کرتا ہوں۔ جو کینیا اور جنوبی امریکہ کے کافی کے بیجوں کا مکسچر ہوتا ہے۔

20 منٹ بعد میں بیت الحمد جانے کی تیاری کرتا ہوں۔ میں دوبارہ وضو کرتا ہوں۔ اس عمل میں ہم اپنے ہاتھ دھوتے ہیں۔ منہ کو پانی سے صاف کرتے ہیں اور اسی طرح اپنے نتھنوں کو بھی۔ اور پھر سارے چہرے کو اور بازوؤں کو کہنیوں تک دھویا جاتا ہے۔ اس کے بعد اپنے گیلے ہاتھوں کو اپنے سر پر اور گردن کے پیچھے کی طرف پھیرتے ہیں۔ اور اپنی انگلیاں کانوں کی لوؤں پر دباتے ہیں۔ اس سے ایک پرسکون احساس پیدا ہوتا ہے اور ہماری توجہ کو زیادہ مرکوز کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم اپنے پاؤں بھی دھوتے ہیں لیکن یہ عمل اسی صورت میں کیا جاتا ہے جب ہم نے جرابیں نہ پہنی ہوں۔ اگر ہم نے جرابیں پہن رکھی ہوں تو پھر پاؤں پر علامتی طور پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں۔

سب سے آخر میں میں اپنے کیشن اور پگڑی پہنتا ہوں۔ پگڑی پہلے سے باندھی رکھی ہوتی ہے اور ایک دفعہ کی باندھی گئی پگڑی تین چار دن چل جاتی ہے۔ اس کو اتارنے کے لئے میں اس کو ڈھیلا کر لیتا ہوں۔ (طالب علمی کے دنوں میں) میں اپنی ٹائی بھی اسی طرح پہلے سے باندھ کر تیار رکھتا تھا۔ اس سے میرا بہت سا وقت بچ جاتا تھا۔ اگرچہ میرے اس عمل پر میرے ساتھی طالب علم مجھ پر اکثر ہنسا کرتے تھے۔

بیت الحمد میں صبح کی عبادت پو پھٹنے کے بیس منٹ بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس میں مقررہ دعائیں بھی ہوتی ہیں اور ذاتی دعائیں بھی۔ جو کچھ بھی آپ خدا سے مانگنا چاہیں۔ ذاتی دعائیں ہر روز مختلف ہو سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں مجھے تمام جماعت کے لئے بھی دعائیں کرنی ہوتی ہیں مجھے تمام دنیا سے دعائیہ خطوط ملتے رہتے ہیں اور کبھی تو یہ لسٹ بہت لمبی ہو جاتی ہے۔ پندرہ سال قبل اسی ممالک میں ہماری تعداد کا اندازہ ایک کروڑ لگایا گیا تھا۔ اب اس تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے لیکن بہرحال اب ہم (1989ء) ایک سو بیس ممالک میں پھیل چکے ہیں۔

میں ہر روز ایک تیز سیر کے لئے جاتا ہوں۔ جو کہ تقریباً پانچ میل تک ہوتی ہے۔ اس سیر میں میں اپنا جاگنگ سوٹ اور پگڑی کی بجائے ایک ہلکی پھلکی ٹوپی پہنتا ہوں۔ یہ سیر صبح کی عبادت کے معاً بعد کی جاتی ہے۔ اگر میرے پاس وقت ہو تو پھر میں اس کے بعد نہاتا ہوں۔ جبکہ جمعہ کے روز نہانا لازمی ہوتا ہے۔ میں گرم پانی سے بالٹی بھر لیتا ہوں اور اس گرم پانی کو اپنے جسم پر بہاتا ہوں۔ نہانے والے پانی میں بیٹھنا اور پھر اسی پانی کو جسم پر ڈالنا مجھے پسند نہیں۔

دو سال پہلے تک میں باقاعدگی سے سکواش کھیلا کرتا تھا۔ لیکن پھر جماعت کے افراد نے سکواش کے کھیل میں خطرات کی وجہ سے مجھے اس سے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسحاق صاحب
الفضل 28-29 جون 1958ء

# بنی نوع انسان کی خیر خواہی

کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی خانہ کعبہ دنیا میں سب سے پہلی عبادت گاہ ہے پس اس سے کعبتہ اللہ کا بطور معبد کے تو قدیم ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن یہ امر کہ اس گھر کا حج بھی ابتداء عالم سے جاری ہے۔ یقینی طور پر ثابت نہیں البتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے اس گھر کا حج کے لئے مرکز بنا پایہ ثبوت تک پہنچا ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی ہم نے ابراہیم کو حکم دیا تھا کہ اے ابراہیم تو لوگوں میں اعلان کردے کہ آؤ لوگو اس گھر کا حج کیا کرو۔ پھر فرمایا کہ اس حکم کے ساتھ ہی ہم نے یہ پیشگوئی بھی کر دی تھی۔ کہ اب اس حکم کے بعد یہ گھر دور و نزدیک سب جگہوں سے حج کے لئے آنے والوں کا مرکز بن جائے گا۔ لوگ اتنے نزدیک سے بھی آئیں گے کہ انہیں سواری کی ضرورت نہ ہوگی۔ گھر سے پیدل ہی نکل کھڑے ہوں گے جیسا کہ مکہ کے قرب و جوار میں رہنے والے اور اتنے دور دراز سے بھی آئیں گے۔ کہ ایک فربہ اونٹ جو ہزاروں میل ریگستان کے سفر کو بخوبی طے کر سکتا ہے۔ آتے آتے اس کے کوہان کی چربی پگھل کر بالکل دبلا ہو کر وہ مکہ میں پہنچے گا۔

پس ہم نہیں کہہ سکتے کہ حج کا یہ ابراہیمی اعلان آیا ابتدائی اعلان تھا۔ اور حج ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے شروع ہوا یا یہ اعلان تجدید حج کی رسم کہنہ کے لئے جو امتداد زمانہ کے زیر اثر مٹ چکی تھی۔ تجدید کا حکم رکھتا تھا۔ خواہ کوئی صورت ہو بہرحال یہ امر یقینی ہے کہ حج کا موجودہ غیر منقطع بابرکت سلسلہ ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ کے پاک وجود کے ذریعہ شروع ہوا۔ اور آج تک اپنی پوری شان و شوکت سے جاری ہے اور یہ قیامت نما محشر زا سالانہ منظر اللہ نے چاہا تو سچے خدا کے سچے وعدوں کے مطابق قیامت تک رونما ہوتا رہے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قریباً اڑھائی ہزار برس بعد انہی کی دعا کے نتیجہ میں انہی کی اولاد سے اللہ تعالیٰ نے عرب کے پتھروں میں ایک لعل بے بہا پیدا کیا وہ کون؟ وہ سردار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ حضورؐ نے چالیس برس کی عمر میں دعوے نبوت کیا حضورؐ کے دعویٰ سے قبل بھی ہر سال حج ہوتا تھا اور حضورؐ بھی ابراہیمی سنت اور قومی رواج کے ماتحت حج کرتے ہوں گے۔ لیکن حضورؐ کے نئے مذہب یعنی اسلام میں ابھی حج دین کا رکن اور اسلامی ملت کا ستون نہ بنا تھا۔ دعویٰ کے تیرہ سال بعد حضور مدینہ تشریف لے گئے مگر حج کا حکم ابھی قرآن مجید میں نازل نہیں ہوا تھا مدینہ پہنچ کر ہجرت کے پانچویں سال میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ یعنی اے لوگو عمر بھر میں ایک دفعہ تم پر فرض ہے کہ اگر کوئی روک نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے دارالخلافہ مکہ میں اس کے دربار کعبہ میں حاضری دے آیا کرو۔

اس کے بعد خانہ کعبہ کا حج صرف ابراہیمی سنت نہ رہا۔ بلکہ دینی رکن بن گیا اور ضروری ہو گیا کہ عمر بھر ایک دفعہ مکہ میں سلام کے لئے ضرور حاضر ہوا کرے۔ لیکن جس وقت مدینہ میں یہ حکم نازل ہوا مکہ میں اس وقت کفار قریش کا قبضہ تھا اور وہ مسلمانوں کو وہاں گھسنے تک نہ دیتے تھے اس لئے حضورؐ اور حضورؐ کے ساتھیوں کے لئے حج کا دروازہ بند تھا۔ اس آیت کے نزول کے تین سال بعد یعنی 08ء ہجری کے رمضان میں مکہ فتح ہوا۔ اور حضور علیہ اسلام کے بے مثال عفو عام اور بے نظیر درگزر نے مکہ والوں کی کایا پلٹ دی اور وہی جگہ جو کفر کا گڑھ تھی اسلام کا مرکز بن گئی۔ اور مکہ کے اکثر لوگ مسلمان ہو گئے۔ فتح مکہ کے دو اڑھائی ماہ بعد ذوالحجہ میں حج ہوا۔

اس حج میں مکہ کے مسلمان اور کافر اور اس طرح عرب کے اور قبائل کے مسلمانوں اور کافروں نے مل جل کر حج کیا۔ لیکن حضور علیہ السلام کے صحابہ مدینہ سے کسی امیر کے ماتحت قافلہ بنا کر اس حج میں شریک ہوئے۔ پھر اگلے سال 09ء ہجری میں حضور علیہ السلام گو خود حج کے لئے تشریف نہیں لے گئے۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر قافلہ بنا کر سینکڑوں صحابہؓ کو حج کے لئے بھیجا۔ اور اپنی طرف سے کچھ قربانیاں حضرت ابوبکر رضی اللہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ کیں۔ اور گو اس حج میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ مگر قبائل کے کافروں نے بھی حج کیا اسی حج میں سورۂ برأت کی ابتدائی آیتوں کا اعلان حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور علیہ السلام کے خاندان میں سے ہونے کے سبب حضورؐ کی طرف سے مکہ میں کیا۔

پھر اگلے سال 010ء ہجری کو حضرت رسول مقبول ﷺ بنفس نفیس ذوالقعدہ کی چھبیسویں تاریخ کو ہزاروں لوگوں لے کر روانہ ہوئے۔ جن میں حضور کے قریباً تمام صحابہؓ اور حضور کی تمام ازواج مطہرات اور حضور کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ بھی معہ بچوں کے تھیں۔ غرض یہ عظیم الشان قافلہ پونے تین سو میل کا ریگستانی سفر صرف نو دن میں طے کرتا ہوا ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ میں داخل ہوا۔

چوتھی سے ساتویں تاریخ چار دن حضورؐ مکہ میں ٹھہرے رہے۔ آٹھویں تاریخ کو یہ قافلہ منیٰ میں گیا۔ جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ نویں تاریخ کو عرفات کے میدان میں پہنچا۔ یہ مقام مکہ سے نو میل کے فاصلہ پر ہے یہاں سارا دن دعاؤں میں لگے رہنے کے بعد سورج ڈوبنے پر وہاں سے واپس روانہ ہو کر رات بھر مزدلفہ کے مقام میں رہا۔ جو مکہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے اور وہاں کے مقررہ میدان میں دعائیں کرکے سورج نکلنے سے پیشتر روانہ ہو کر دسویں تاریخ یعنی عیدالاضحیٰ کے دن پھر منیٰ کے میدان میں آیا۔ اور وہاں یہ قافلہ تین چار روز ٹھہرا رہا۔ یہاں پر قریباً سب نے قربانیاں کیں سر منڈائے۔ اپنی اپنی نذریں پوری کیں اور دن رات لبیک لبیک یعنی حاضر جناب حاضر جناب کے نعرے لگا کر بسر کئے۔ خود حضور علیہ السلام نے اپنی طرف سے پورے ایک سو اونٹ قربان کئے۔ ترسیٹھ اپنے ہاتھ سے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذبح کرائے اور اس طرح اس قافلہ نے حج کے مناسک ختم کئے۔ منیٰ کے اس میدان میں علاوہ اس کے کہ خود حضور علیہ السلام کے ہمراہی ہزاروں ہزار تھے۔ اردگرد کے قبائل کے مسلمان اور خود شہر مکہ کے لوگ جمع ہو کر ایک لاکھ سے زیادہ مجمع ہو گیا۔ اور بقول کسی اہل ذوق کے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی طرح اس حج میں نبیوں کے سردار کے اردگرد ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ تھے۔ جس کا مفہوم یہ ہوا کہ حضور علیہ السلام کے صحابہ انبیاء علیہم السلام کے مثیل تھے۔ خیر یہ تو ذوقی باتیں ہیں۔ اور اصل تعداد اور حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ بہرحال منیٰ کے میلوں کے لمبے چوڑے میدان میں حاجیوں کا ایک بے پناہ لشکر اور اللہ کے عاشقوں کا ایک سیلاب عظیم اُمڈا چلا آتا تھا۔ اور خدا کی راہ میں کفن پہن کر ننگے سر لبیک اللّٰھم لک لبیک پکارنے والوں کا اتنا بڑا ہجوم تھا کہ جسے دیکھ کر حشر کا میدان آنکھوں کے سامنے پھر جاتا تھا۔ اس عظیم الشان مجمع میں حضور علیہ السلام منبر کا کام ایک اونٹنی سے لیتے ہوئے اس پر سوار ہو کر تشریف لائے۔ اور ایک نہایت اونچی آواز والے صحابہ جریرؓ نامی سے کہا۔

یعنی اے جریرؓ ذرا لوگوں کو چپ کراؤ۔ تاکہ میں انہیں وصیت کر سکوں۔ اس پر جریرؓ اور بعض دوسرے لوگوں نے مجمع کو یہ کہہ کر کہ حضور علیہ السلام کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں خاموش کرایا۔ اور یہ عظیم الشان مجمع ایسا پر سکوت اور ہمہ تن گوش ہو گیا۔ کہ ایک شخص کہتا ہے کہ جس وقت حضور علیہ السلام خطبہ فرما رہے تھے میں حضورؐ کی اونٹنی کی نکیل تھامے کھڑا تھا۔ اور اونٹنی کے منہ سے لعاب میرے اوپر گرتا تھا۔ مگر میں ذرا حرکت نہ کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے لعاب سے میں تربتر ہو گیا۔ مگر ذرا آگے پیچھے نہ ہوا۔ اس کے بعد جب سب لوگ خاموش ہو گئے تو حضور علیہ السلام نے ایک لمبا وعظ فرمایا۔

چونکہ کسی ایک حدیث میں ترتیب سے پورا خطبہ درج نہیں۔ بلکہ مختلف حدیثوں میں مختلف حصے بیان ہوئے ہیں۔ اس لئے میں اپنی ترتیب سے بامحاورہ حاصل مطلب کے طور پر وہ تمام باتیں جو مختلف حدیثوں میں آئی ہیں عرض کر دیتا ہوں۔

حضور علیہ السلام نے سب سے پہلے کلمہ شہادت پڑھا۔ پھر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا لوگو سن لو میں تم سے رخصت ہوتا ہوں۔ معلوم نہیں ہم تم پھر ملیں یا نہ ملیں اس لئے غور سے میری باتیں سن لو۔ پھر فرمایا۔ لوگو یہ کون سا مہینہ ہے۔ لوگوں نے سمجھا شاید حضورؐ اس مہینہ کا نام بدلنا چاہتے ہیں اس لئے لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذوالحجہ نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہ۔ پھر فرمایا۔ یہ کون سا دن ہے لوگوں نے پھر وہی جواب دیا۔ کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا یہ حج کا دن قربانی کا دن اور دسویں تاریخ نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہؐ پھر حضورؐ نے پوچھا کہ یہ کون سا مقام ہے؟ حاضرین نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا کیا یہ حرم نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہؐ اس پر آپؐ نے فرمایا پھر سن لو۔ کہ یہ تمہارے خون اور مال اور تمہاری عزتیں تم پر آپس میں اسی طرح حرام میں ہیں جس طرح تمہارا یہ دن۔ تمہارا یہ مہینہ اور تمہارا یہ مقام حرام ہے۔

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی تشریح یہ ہے کہ عرب کے لوگ زمانہ کے لحاظ سے ذوالحجہ کو منجملہ بعض اور حرام مہینوں کے حرام یعنی عزت والا مہینہ سمجھتے تھے یعنی نہ اس مہینہ میں وہ لڑائی کرتے تھے نہ ڈاکہ وغیرہ ڈالتے تھے اور نہ قتل و غارت کے مرتکب ہوتے تھے بلکہ یہاں تک وہ محتاط تھے کہ قاتل کو قصاص میں بھی اس مہینہ میں قتل نہ کرتے تھے۔ بلکہ انتظار کرتے رہتے تھے اور اشہر الحرم گزر جاتے تھے۔ پھر اسے قتل کرتے تھے۔ ان کا کیسا ہی شدید دشمن کیوں نہ ہو مجال نہ تھی کہ اس مہینہ میں اس کو کوئی تکلیف پہنچائیں۔ دوست دشمن سب کھلے بندوں پھرتے تھے کسی کو یہ جرأت نہ تھی کہ کسی کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔

بالخصوص اس ماہ کی دسویں تاریخ جو حج کی ایک نہایت اہم تاریخ ہے۔ نہایت ہی حرمت اپنے اندر رکھتی تھی کیونکہ عرب کے تمام قبائل اسی تاریخ کو اکٹھے ہوتے تھے۔

پھر مکان کے لحاظ سے منیٰ ان مقامات میں سے تھا کہ خدا کا حرم کہلاتا تھا۔ اور یہ مقام ان مقامات میں سے تھا کہ اگر حرام مہینے نہ بھی ہوں۔ مگر اس مقام پر قتل و غارت کا امکان نہ تھا قصاص کے وقت بھی قاتل کو حرم سے باہر لے جا کر قتل کیا جاتا تھا۔ پس جس دن اور جس مقام پر حضور علیہ السلام نے یہ خطبہ پڑھا وہ دگنی بلکہ سہ گنی حرمتوں کا مجموعہ تھا۔ کہ مہینہ بھی حرام دن بھی حرام اور جگہ بھی حرام (یعنی عزت والا)

پس اس دن اور اس مقام کی حرمتوں کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا:۔ کہ اے لوگو۔ تم اس مہینہ کو حرام۔ اس دن کو حرام اور اس مقام کو حرام سمجھتے ہو۔ اور حرمت کے قواعد کے مطابق ناممکن ہے کہ ان تینوں حرمتوں کی موجودگی میں تم اس مکان سے ایک کانٹا بھی توڑ سکو مگر یاد رکھو کہ یہ مکانی اور زمانی حرمتیں ایک واسطہ ہیں۔ اصل مقصود نہیں بلکہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ جس

## ایک اچھی بات

یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ اصل رازق خدا تعالیٰ ہے ہر وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے وہ کبھی رزق سے محروم نہیں ہوتا۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرح تم اس مہینہ میں بالخصوص اس دن میں پھر خصوصیت سے اس مقام پر کانٹا توڑنا حرام سمجھتے ہو سن لو۔ کہ ایک مسلمان کی جان اس کا مال اور اس کی عزت تم پر ہر روز اور ہر مقام پر اسی طرح حرام اور قطعی حرام ہے۔ جس طرح آج کی حرمت اور جس طرح اس مقام کی حرمت ہے۔

پھر فرمایا کہ دیکھو لوگو عدل سے ادھر ادھر نہ ہونا۔ جو مجرم ہو اسی کو پکڑنا مجرم کے بدلہ اس کے باپ کو۔ یا قصوروار کے عوض اس کے بیٹے کو نہ پکڑنا۔ بلکہ جو کرے۔ وہی بھرے۔

یہ نصیحت حضور علیہ السلام نے اس لئے کی کہ زمانہ جاہلیت میں قتل وغیرہ جرائم میں قاتل کی شخصیت کو نہیں دیکھتے تھے بلکہ ان کا مقصد جرم کا بدلہ لینا ہوتا تھا۔ قصوروار نہ ملا تو اس کے باپ ہی کو پکڑ لیا۔ وہ نہ ملا۔ تو بیٹے کو گرفتار کر لیا۔ وہ ہاتھ نہ لگا تو کسی اور رشتہ دار کو سزا دے دی۔ اس کا موقعہ نہ ملا تو مجرم کے قبیلہ کے کسی نہ کسی فرد سے بدلہ لے لیا

پھر فرمایا۔ کہ لوگو ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اسے چاہئے کہ اپنے بھائی سے وہی سلوک کرے۔ جو وہ چاہتا ہے کہ مجھ سے کیا جائے۔ لوگو۔ آج سے جاہلیت کے تمام سودی کاروبار کو میں اپنے پاؤں کے نیچے مسلتا ہوں۔ تم لوگ اپنے قرضوں کی اصل رقم تو مقروضوں سے واپس لے سکتے ہو۔ مگر سود کی ایک کوڑی نہیں لے سکتے۔ ہاں میں اپنے خاندان کو نمونہ بنانا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں اپنے چچا عباس (جو سودی کاروبار کرتے ہیں) کے تمام قرضے کالعدم کرتا ہوں۔ نہ سود۔ نہ اصل رقم۔ دونو رقمیں اس کے مقروضوں کو معاف کرتا ہوں۔ زمانہ جاہلیت کے قصاص معاف۔

پھر فرمایا۔ لوگو میں زمانہ جاہلیت کے تمام خونوں کو اپنے پاؤں کے نیچے مسلتا ہوں۔ اب کوئی شخص اسلام میں اپنے کسی مقتول کے بدلہ میں جو اسلام سے قبل قتل کیا گیا ہو۔ کسی کو قتل نہیں کر سکتا اور نمونہ کے طور پر اپنے سگے چچا حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں کہ جسے ہذیل قبیلہ نے شیرخواری کی عمر میں جب کہ وہ بنی لیث قبیلہ میں ایک دائی کے پاس رہتا تھا۔ قتل کر دیا تھا۔ یہاں پر جاننا چاہئے کہ جاہلیت میں عرب لوگوں کا یہ دستور نہ تھا کہ قتل کے عوض میں قاتل ہی کو سزا دی جائے۔ بلکہ جب کسی قبیلہ کا کوئی آدمی کسی دوسرے قبیلہ کے کسی آدمی کے ہاتھ سے مارا جاتا۔ تو مقتول کے قبیلہ کے لوگ اس قتل کو یاد رکھتے۔ اور جب کبھی موقعہ ملتا۔ خواہ پچاس برس کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ تو وہ قاتل کے قبیلہ میں سے کسی ایک یا زیادہ اشخاص کو قتل کر دیتے اور سب قبائل اپنے مقتولوں اور ان کے قاتلوں کی فہرست از بریاد رکھتے اور موقعہ نکلنے پر بدلہ اس قبیلہ سے لیتے تھے۔ پس قصاص قاتل اور مقتول کے درمیان نہ ہوتا تھا۔

بلکہ قاتل اور مقتول کے قبیلوں کے درمیان ہوتا تھا۔ اس دستور کے مطابق حضور کا ایک چچا حارث نام جو دودھ پینے کے لئے بنو لیث قبیلہ میں بھیجا گیا۔ ہاں اسے ہذیل قبیلہ کے کسی آدمی نے قتل کر دیا۔ اب حضور کے خاندان بنو ہاشم موقعہ کے منتظر تھے کہ کسی مناسب موقعہ پر ہذیل قبیلہ کا کوئی بڑا آدمی قتل کریں کہ اس اثناء میں بیسیوں برس گزر گئے۔ حتیٰ کہ اسلام آیا۔ پھر مکہ فتح ہوا۔ اور پھر حجۃ الوداع کا موقعہ آیا۔ اس موقعہ پر تمام ملک کے لوگوں کی موجودگی میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام قتل جو آج سے قبل مختلف قبیلوں میں ہو چکے۔ اب میں اعلان کرتا ہوں کہ آج سے پہلا سب حساب بند اور سب سے پہلے میں اپنے چچا کا خون کالعدم کرتا ہوں۔

پھر فرمایا۔ لوگو میں تمہاری بیویوں کے متعلق تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ان سے حسن سلوک سے پیش آیا کرو۔ سنو وہ تمہاری لونڈیاں نہیں ہیں۔ بلکہ وہ مددگار ہیں جو خدا تعالیٰ نے تمہیں تمہارے فرائض کے سرانجام دینے کے لئے عنایت کی ہیں اس سے زیادہ تمہارا ان پر کوئی زور نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ بے حیائی کریں مگر یہ تمہارا وہم نہ ہو بلکہ ان کی بے حیائی کھلم کھلا اور ثابت شدہ ہو۔ تو بے شک تمہیں ان کی اصلاح کے لئے قدم اٹھانے کی اجازت ہے۔ سنو پہلے انہیں وعظ و نصیحت کرو پھر اگر اثر نہ ہو تو تنبیہ کے طور پر ان سے الگ کمروں میں رات گزارو۔ پھر بھی اگر وہ اصلاح نہ کریں تو تمہیں انہیں بدنی سزا کا بھی اختیار ہے۔ مگر دیکھو ہڈی نہ ٹوٹے۔ گوشت نہ پھٹے۔ ضرب شدید نہ ہو۔ پھر اگر وہ تمہاری اس تنبیہہ پر اپنی اصلاح کر لیں تو پھر قطعاً ادھر ادھر کے بہانوں سے اپنا غصہ یا کینہ نہ نکالو۔ سنو لوگو جس طرح تمہاری بیویوں پر تمہارے کچھ حقوق ہیں اسی طرح تم پر بھی ان کے کچھ حقوق ہیں مثلاً تمہارا یہ حق ہے کہ تمہاری بیویاں ان لوگوں سے نہ ملیں جن سے تم روکتے ہو تمہارے گھروں میں انہیں نہ آنے دیں جن کا آنا تمہیں پسند نہ ہو۔ دیکھو لوگو تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ تم کھانے پینے کپڑے وغیرہ میں ان سے آرام و آسائش کا سلوک اختیار کرو۔

اس کے بعد فرمایا دیکھو اللہ نے میرے ذریعہ تم سب کو بھائی بھائی بنا دیا اب کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے بعد پھر جاہلیت کا طریق اختیار کر کے ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگ جاؤ۔ اس کے بعد حضور نے بہت سی نصیحتیں فرمائیں اور جب حضور یہ خطبہ ختم کر چکے۔ تو فرمایا کہ لوگو بتاؤ میں تم کو یہ سب باتیں سنا چکا ہوں یا نہیں؟ سب نے بالاتفاق کہا کہ ہاں حضور نے ہمیں یہ باتیں پہنچا دی ہیں۔ اس پر آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر کہا کہ اے اللہ گواہ رہ کہ میں تیرے بندوں کو تیرا پیغام پہنچا چکا اور اپنا فرض ادا کر چکا ہوں۔

تین دفعہ حضور نے یہ الفاظ فرمائے پھر فرمایا

یعنی اے حاضرین تمہارا فرض ہے۔ کہ میری یہ باتیں ان کو پہنچا دو۔ جو اس مجلس میں حاضر نہیں۔ اس پر حضور نے یہ خطبہ فرمایا اور چار

روز کے بعد حضورؑ واپس مدینہ تشریف لے گئے۔ جہاں اس خطبہ سے اٹھاسی دن بعد حضورؑ کا وصال ہو گیا۔ اور حضورؑ اس ناپائیدار دنیا کو چھوڑ کر اس دائمی زندگی کے گھر میں اپنے سب سے محبوب اور حقیقی رفیق کے حضور میں پہنچے۔

حضورؐ کے اس حج کو حجۃ الوداع یعنی رخصت کا حج کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کو حجۃ الوداع کے نام سے دھوکا لگتا ہے کہ حضورؐ نے شاید کئی حج کئے جن میں سے ایک کا نام حجۃ الوداع ہے۔ مگر ایسا نہیں کیونکہ حضورؐ نے اسلام میں حج کے فرض ہونے کے بعد صرف ایک حج کیا اور حضورؐ کا یہ حج بسبب اس کے کہ اس میں حضورؐ نے اپنی وفات کے قریب ہونے کا اعلان کیا۔ اور بہ سبب اس کے کہ اس میں تمام لوگوں کو جمع کر کے بہت سی نصیحتیں کر کے رخصت کیا۔

حجۃ الوداع یعنی رخصت کا حج کہلایا۔ اے میرے خدا! مجھے اور تمام مسلمانوں کو اس امر کی توفیق عطا فرما کہ ہم ہر مسلمان کے خون۔ مال اور عزت کو اسی طرح حرام بلکہ اس سے بڑھ کر حرام سمجھیں جس طرح قدیم سے عرب لوگ ذوالحجۃ مہینہ کی حرمت بالخصوص اس کی دسویں تاریخ کی حرمت پھر خاص کر بلد اللہ الحرام کی حرمت کو مانتے تسلیم کرتے اور قائم کرتے تھے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

آمین یارب العٰلمین

---

○

رُکی رُکی سی طبیعت ہے ایک بارِ گراں
خموش لہر کے آغوش میں ہے اک طوفاں

ہر اک مقام پہ ڈرتے ہو کوئی دیکھ نہ لے
تمہی بتاؤ کہ ملنے کو ہم ملیں تو کہاں

محبتوں کی حرارت ہے روشنی کی دلیل
یہ نفرتوں کے تصادم سے اٹھ رہا ہے دھواں

سکوتِ لب ہی سہی لیکن اس کی حد بھی تو ہو
نہ قہقہوں کی صدائیں نہ شورِ آہ و فغاں

جو ٹوٹ ٹوٹ کے گرنے لگیں فلک سے نجوم
ملے زمین کے ذرّوں کو پھر پناہ کہاں

میں اپنی ذات میں چھپ کر تمہیں تلاش کروں
تو پھر بتاؤ تمہارا ہے مجھ پہ کیا احساں

زمیں پہ چاند ستارے بھی ہوں تو خاک بسر
فلک کی دھول بھی کہلا رہی ہے کاہکشاں

ہنر کو کہئے اگر دولت ہنر سچ ہے
نسیم اس سے فزوں تر ملے گا مال کہاں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

نون-سین

# ریویو آف ریلیجنز

ریویو آف ریلیجنز اپریل 1997ء کی 92 جلد کا چوتھا شمارہ پیش نظر ہے۔ اس شمارے میں اداریہ تکفیر کے موضوع پر لکھا گیا ہے اور اسی طرح پرچے میں شامل ایک موضوع کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ آج کل کلوننگ سائنس کی دنیا میں بہت معروف ہو رہی ہے۔ ایسا ہونا چاہئے یا نہیں۔ کچھ لوگ محض اخلاق کی وجہ سے سوچتے ہیں اور کچھ لوگ مذہب کی وجہ سے۔ یہ مضمون روزی فضل الٰہ احمد کا تحریر کردہ ہے اس کے بعد ارشد احمدی بلنگھم-یو-کے۔ کا ایک مضمون تکفیر سے متعلق ہے۔ مضمون خاصا طویل ہے اور مختلف کتب کے حوالہ جات سے اسے مزین کیا گیا ہے عیسائیت اور دنیا کے مذاہب کے مصنف ہانس کنگ ہیں۔ Treason against God پروفیسر لیونرڈ- ڈبلیو- لیوی کی تصنیف ہے۔ The Talmud Unmasked ریورنڈ آئی-بی-پرانائیس نے تحریر کیا ہے۔ The rise of Christian Europe کے مصنف ہیوگ ٹریور روپر ہیں۔ A History of the Crusades سرسٹیون رونسی مین کا مضمون ہے۔ اس کے بعد یوحنا کے متعلق ماہاڈیبس کا مضمون شائع کیا گیا ہے The Dead Sea Scrols (وہ کاغذات جو بحرہ مردار سے ملے) ان کے متعلق بائبل کے حوالے سے باسط احمد اور فضل احمد لندن-یو-کے کی ایک تحریر ہے۔

اس کے علاوہ سکندر اعظم کا مذہبی دنیا پر اثر فضل احمد کی تحریر ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شبیہ مبارک کے ساتھ مذہب کے متعلق ایک مضمون ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب کا انگریزی زبان میں مختصر ریویو کچھ عرصہ ہوا انگلستان میں شائع کی تھی۔ یہ کتاب نسیم سیفی نے سیرالیون میں قیام کے دوران مرتب کی تھی۔ اب ریویو آف ریلیجنز کی ہر قسط میں دو تین کتابوں کا ریویو درج کیا جاتا ہے امید ہے کہ ریویو کے قارئین آہستہ آہستہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ تصانیف اور ان کے موضوعات سے واقف ہو جائیں گے اور یہ بات نہایت ضروری ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب بار بار مطالعہ میں رکھی جائیں۔ ریویو آف ریلیجنز حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانے میں شروع ہوا تھا آج کل لندن سے شائع ہو رہا ہے۔ ہم اس رسالے کی تقویم اور اس کی اشاعت پر ریویو آف ریلیجنز کے بورڈ آف مینجمنٹ کو مبارک باد دیتے ہیں۔

---

بقیہ صفحہ 3 کالم 2

کریم ﷺ نے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ اور فرمایا میں قرآن کریم لکھواتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی لکھی ہوئی چیز دیکھ کر لوگوں کو یہ شبہ پیدا ہو کہ وہ بھی قرآن کریم ہی کا حصہ ہے۔ جب ان کے والد حضرت عمرو بن العاصؓ فوت ہونے لگے تو یہ ان کی خبر لینے کے لئے گئے۔ موت کے وقت ان کی حالت سخت کرب اور اضطراب کی تھی کبھی وہ دائیں کروٹ بدلتے اور کبھی دائیں۔ اور کہتے یا اللہ مجھے معاف کر مجھے معلوم نہیں میں نے کیا کیا گناہ کئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ آپ اتنا گھبراتے کیوں ہیں۔ آپ کا انجام تو اچھا ہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کی توفیق دی اور اب تک اسلام پر قائم رکھا۔ پھر آپ کو فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت عمر بن العاص کہنے لگے میرے بیٹے تم ٹھیک کہتے ہو۔ خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور مجھے محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی لیکن کاش میں اسی وقت مارا جاتا اور مجھے شہادت نصیب ہوتی میرے بیٹے رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ میں لڑائیاں ہوئیں اور میں ان جنگوں میں حضرت معاویہ کی طرف سے حصہ لیتا رہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان لڑائیوں میں مجھ سے کیا کیا غلطیاں ہوئیں۔ اس خیال کے آنے پر مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے۔ کیونکہ معلوم نہیں خدا تعالیٰ مجھے معاف بھی کرے گا یا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا میرے بیٹے! جب میں اسلام کا دشمن تھا تو میری دشمنی کا یہ حال تھا کہ اگر مجھے پتہ لگتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے گلی میں آ رہے ہیں تو میں اپنی آنکھیں بند کر لیتا تاکہ مجھے آپ کی شکل نظر نہ آئے۔ اور کوئی شخص اس وقت مجھ سے پوچھتا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا حلیہ کیا ہے تو میں آپ کا حلیہ نہیں بتا سکتا تھا۔ کیونکہ جب آپ کی شکل سامنے آتی تو میں آنکھیں بند کر لیتا تھا۔ پھر جب میں ایمان لایا تو خدا تعالیٰ نے مجھے ایسا ایمان بخشا کہ آپ کی محبت اور رعب کی وجہ سے میں آپ کے چہرے پر نظر نہیں ڈالتا تھا۔ بلکہ آپ کے سامنے میں ہمیشہ اپنی آنکھیں نیچی رکھتا تھا۔ اور خیال کرتا کہ آپ اتنے بلند اور معزز مقام پر ہیں کہ میرے جیسے گنہگار آدمی کو آپ کا چہرہ دیکھنے کا کوئی حق نہیں۔

بقیہ صفحہ 3

منع کیا۔ سکواش کے کھیل میں دوسرے کھلاڑی کے ریکٹ سے چوٹ آنا یا کھلاڑی کے سر کا دیوار سے ٹکرا جانا خطرات میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ دوستوں نے میرے دل کے معاملہ میں بھی تشویش کا اظہار کیا۔ میں نے جس ماہر امراض قلب سے مشورہ کیا اس نے کہا کہ اگرچہ میرے دل کی حالت تو بالکل ٹھیک ٹھاک ہے لیکن جب بھی میں کھیل کے دوران سانس میں مشکل محسوس کروں تو مجھے کھیل ختم کر دینا چاہئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ابھی میں نے اس کھیل کو مستقل طور پر خیرباد نہیں کہا ہے۔ میں نے سب سے پہلے سکول برائے اورینٹل اور افریقن سٹڈیز کے لئے کھیلنا شروع کیا تھا۔ اور مجھے اس کھیل کا سب سے پہلا سبق عظیم ترین سکواش کے کھلاڑی ہاشم خان نے دیا تھا۔

بابرکت مہینہ میں عام دنوں سے بہت زیادہ کلام الٰہی پر غور و خوض کرنے کو ترجیح دیتا ہوں۔ اور اسی طرح عام دنوں سے کہیں زیادہ عبادات کے لئے وقت صرف کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ کام آرام اور نیند کی قربانی دے کر کرنا پڑتا ہے۔ ویسے عام دفتر کا کام تو پھر بھی جاری رہتا ہے۔ آج کل میں نیچے صبح آٹھ بجے آتا ہوں لیکن اس سے پہلے ہی میں کام اپنے کمرہ میں شروع کر دیتا ہوں۔ میں ہمیشہ روزانہ ڈاک کا ایک بیگ اوپر اپنے ساتھ لے جاتا ہوں۔ میری روزانہ ڈاک کبھی کبھی ایک ہزار خطوط پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور کم سے کم تین صد خطوط پر۔ میرا ایک پرائیویٹ سیکرٹری بھی ہے جو کہ ایک مرد ہے۔ اور اس کے علاوہ دوسرا اسٹاف بھی ہے۔ اور مستورات بھی جو کہ سب والینٹیرز کے طور پر کام کرتی ہیں۔ اور میرے روزمرہ کاموں کے ادا کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ پاکستان کے قیام کے دوران تقریباً ایک سو کارکنوں کا سٹاف میری مدد کیا کرتا تھا۔ اب مجھے اپنا خاندان اور پاکستانی کارکنوں پر مشتمل 24 افراد پر مشتمل عملہ کی اجازت ہے۔ میرے ماتحت چینی سیکشن، بنگالی سیکشن، روسی سیکشن، افریقین سیکشن، اردو سیکشن اور انگریزی سیکشن کام کرتے ہیں۔ اور کبھی کبھی جرمن، ترکش، فرنچ اور ڈچ سیکشن بھی۔ کئی خطوط کے جوابات میں خود تحریر کرتا ہوں جبکہ بقیہ کو میں مختلف بنڈلوں میں تقسیم کر دیتا ہوں اور میرا اسٹاف ان کا جواب بھجواتا ہے۔ ان ذاتی خطوط کے علاوہ بہت ساری جماعتی ڈاک بھی ہوتی ہے جو کہ روزانہ معمول کے کاموں سے متعلق ہوتی ہے۔ ان میں مالی تعلیمی وغیرہ امور کے متعلق معاملات ہوتے ہیں۔ اس خط و کتابت کے علاوہ روزانہ ملاقات کرنے والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جن میں لوکل اور دیگر ممالک سے ملنے والے آتے ہیں۔ ایسی ملاقاتوں میں کافی وقت خرچ ہو جاتا ہے۔ اپنے سٹاف کے ساتھ میٹنگز ان سب باتوں کے علاوہ ہوتی ہیں۔

میں سال بھر میں تقریباً تین ماہ سفر پر ہوتا ہوں۔ اور عام طور پر میری اہلیہ میرے ساتھ ہوتی ہیں۔ اور کبھی کبھی میری بیٹیاں بھی۔ اپنی فیملی کے ساتھ سفر کرنے میں میں آسانی اور خوشی محسوس کرتا ہوں۔ ہماری جماعت تقریباً 120 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے اور ان میں سے تقریباً 30 ممالک میں جا چکا ہوں۔ اس سال میں پہلی دفعہ جنوبی امریکہ جا رہا ہوں۔

ہماری جماعت کی مستورات کی تنظیم کی صدر ابھی تک میری ایک والدہ ہی ہیں۔ میری حقیقی والدہ اس وقت فوت ہو گئیں جب میں ابھی چودہ سال کا تھا۔ اور ہماری تربیت اس طرح کی گئی ہے کہ ہم اپنے والد صاحب کی تمام بیویوں کو اپنی مائیں ہی سمجھتے ہیں۔ اپنی بیویوں میں سے کسی کی وفات پر وہ کبھی دوسری شادی کر لیتے تھے اور کبھی نہیں بھی کرتے تھے۔ کبھی ان کی چار بیویاں ہوتی تھیں۔ اور کبھی تین یا دو۔ ان کو جماعت کی مستورات کی تنظیم کی دیکھ بھال کے لئے ان بیویوں کی ضرورت ہوتی تھی۔

میں ایک کمزور طالب علم تھا۔ میں اورینٹل اور افریقن سٹڈیز کے سکول میں محض اس لئے داخلہ لے سکا کہ اس کے سربراہ سر راف ٹرنر اپنے دل میں میرے والد کے لئے نرم جذبات رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھے داخل کرنا منظور کر لیا۔ لیکن میرے والد یہ چاہتے تھے کہ میں مغرب کے متعلق بہت کچھ سیکھوں پس میں نے ان کے اشارہ کو سمجھتے ہوئے اپنی تعلیم کی طرف کوئی خاص توجہ نہ کی بلکہ دوست بنائے، اور بہت سارے سفر کئے جن کے دوران میں سکاٹ لینڈ، آئرلینڈ، اور یورپ گیا۔ ایسی دلچسپیوں کے بعد یہ تو واضح ہے کہ مجھے اپنے امتحان میں تو فیل ہونا ہی تھا۔ لیکن میں نے زبانوں (صوتیات) کے مضمون میں اچھے نمبر حاصل کئے۔

دوپہر کا کھانا میں تقریباً دو بجے اپنی اہلیہ اور اپنی ایک یا دو بیٹیوں کے ساتھ کھاتا ہوں۔ انگلستان حکومت کی اجازت سے میں نے اپنا پرانا باورچی پاکستان سے منگوایا ہوا ہے۔ ہم کبھی کبھی انگریزی کھانا بھی کھاتے ہیں۔ بھنا ہوا گوشت میری پسندیدہ ڈش ہے۔ اور مچھلی جو کہ انگریزی طریقہ سے تیار کی گئی ہو۔ جی ہاں میرا مطلب ہے فش اور چپس۔ خود کھانا پکانا بھی میرا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ یہ میری ایک قسم کی تفریح ہے۔

میں دن میں دو دفعہ تھوڑی تھوڑی دیر کے لئے سوتا ہوں۔ صبح ساڑھے چھ بجے سے سات بجے تک اور آدھے گھنٹے کے لئے بعد دوپہر۔ میرے اندر ہی ایک قسم کا الارم سسٹم موجود ہے۔ جس کے ذریعے میں جس وقت چاہوں جاگ جاتا ہوں۔ میری دوسری زندگی اس وقت شروع ہوتی ہے جب لوگ اپنے اپنے دفاتر سے چھٹی کرتے ہیں اور بیت الحمد میں جمع ہوتے ہیں۔ یہ زندگی آخری عبادت کے بعد جب رات تھوڑی گزر چکی ہوتی ہے ختم ہو جاتی ہے اور پھر میں گھر واپس آ جاتا ہوں۔

رات کا کھانا 8 سے لے کر 10 بجے کے درمیان سورج کے غروب ہونے کے اوقات کے مطابق ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر گھر مہمانوں سے بھرا ہوتا ہے بعض اوقات بیس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ اگر صرف اپنا ہی خاندان ہو پھر بھی دو دامادوں اور نواسوں اور نواسیوں کے ساتھ ہم تقریباً چودہ افراد بن جاتے ہیں۔ شام کے وقت میں عموماً گھر میں ہی ہوتا ہوں۔ دس بجے رات میں خبریں اور مذاکرات سنتا ہوں۔ چھوٹی عمر میں تاریخی کتابیں اور کہانیاں پسند کرتا تھا اور شرلک ہومز بھی۔ لیکن اب میری پسند زیادہ تر سائنسی میگزین ہوتے ہیں۔

کبھی کبھی رات کے گیارہ یا بارہ بجے میں بیت الحمد دوبارہ آجاتا ہوں۔ وہاں سے گھر واپسی پر میں کوئی مشروب پیتا ہوں۔ لیکن شراب کبھی نہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا میں نے ایک چینی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشروب جس کا نام سویا دودھ ہے پینا شروع کیا ہے۔ اس مشروب کے پینے کے بعد تنہائی میں نوافل ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد جب وہ کتاب جو میں پڑھ رہا ہوتا ہوں بے اختیاری میں میرے سینہ پر گر پڑتی ہے تو میں سو جاتا ہوں۔ لیکن جلد ہی روشنی کی وجہ سے میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ تو پھر میں اس کو بجھا دیتا ہوں اور سو جاتا ہوں۔

# اطلاعات و اعلانات

## اعلان دارالقضاء

○ (مکرم ملک محمد یوسف صاحب بابت ترکہ مکرم نور محمد صاحب)

مکرم ملک محمد یوسف صاحب ولد مکرم ملک نور محمد صاحب (صوبیدار) ساکن نمبر 1/8-2 محلہ دارالیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد .قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کے قطعات نمبر 1/8-2 برقبہ چار کنال (دو کنال فی قطعہ) واقع محلہ دارالیمن بحصص شرعی ان کے ورثاء میں تقسیم کردیئے جائیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم ملک محمد یوسف صاحب (پسر)
۳۔ محترمہ غلام عائشہ صاحبہ (دختر

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

---

○ (محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم مشتاق احمد مبارک صاحب)

محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم مشتاق احمد مبارک صاحب ساکن دھاروال ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند .قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 5/5 واقع محلہ دارالرحمت ربوہ برقبہ 10 مرلہ میرے بیٹے کلیم احمد عثمان کے نام منتقل کر دیا جائے۔ خود مجھے اور دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم نسیم احمد صاحب (پسر)
۳۔ مکرم کلیم احمد عثمان صاحب (پسر)
۴۔ مکرم افتخار احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

---

○ (مکرم لطیف احمد صاحب بابت ترکہ مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ)

مکرم لطیف احمد صاحب وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم لطیف احمد صاحب ساکن 21/1 دارالفضل غربی ربوہ .قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا ان کا جو حصہ 10 مرلے قطعہ نمبر 21/1 محلہ دارالفضل ربوہ میں سے ہے وہ ان کے تینوں بیٹوں مکرم ناصر احمد صاحب مکرم حمید احمد صاحب نعیم اور مکرم ندیم احمد صاحب طاہر کے نام برابر تقسیم کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم لطیف احمد صاحب (خاوند)
۲۔ محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ (بیٹی)
۳۔ محترمہ نعیمہ پروین صاحبہ (بیٹی)
۴۔ محترمہ نجمہ پروین صاحبہ (بیٹی)
۵۔ محترمہ عذرا پروین صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ عابدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
۷۔ محترمہ غزالہ تبسم صاحبہ (بیٹی)
۸۔ مکرم ناصر احمد صاحب (بیٹا)
۹۔ مکرم حمید احمد صاحب نعیم (بیٹا)
۱۰۔ مکرم ندیم احمد صاحب طاہر (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضا میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

## اعلان Rhodes سکالر شپ

○ Rhodes ٹرسٹ نے اکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے پاکستانی مرد و خواتین سے سکالرشپ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دھندہ کا فرسٹ کلاس بیچلرز (آرٹس، سائنسز، میڈیسن، انجینئرنگ) میں ہونا ضروری ہے۔ عمر 19 سے 25 سال کے درمیان ہونا ضروری ہے۔ درخواست فارم وغیرہ مندرجہ ذیل حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

1۔ Rhodes ٹرسٹ سکالرشپ پی او بکس 2939 اسلام آباد

2۔ یوتھ ہاسٹل ایوی ایشن شہید ملت روڈ آب پارہ G-6/4 اسلام آباد درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 جولائی 1997ء ہے۔

## اعلان داخلہ

○ پاکستان سپورٹس بورڈ اسلام آباد نے سال 98-97ء میں فزیکل ایجوکیشن کے ڈپلومہ کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ سینئر ڈپلومہ کورس میں کل 30 سیٹیں ہیں اور داخلہ کے لئے B.A/B.Sc اور عمر زیادہ سے زیادہ 25 سال ہونا ضروری ہے جونیئر ڈپلومہ کورس میں کل 38 سیٹیں ہیں اور داخلہ کے لئے F.A/F.Sc اور عمر 22 سال تک ہونا ضروری ہے۔ میرٹ کے علاوہ چند سیٹیں سیلف فناس پر بھی دی جارہی ہیں۔ فارم وغیرہ پاکستان سپورٹس کمپلکس اسلام آباد سے 100 روپے کے عوض دفتر سے یا 125 روپے کا بینک ڈرافٹ ارسال کرکے منگوائے جا سکتے ہیں اس کے علاوہ فارم کراچی پشاور لاہور کوئٹہ میں واقع نیشنل سپورٹس اینڈ کوچنگ سینٹرز سے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5۔ اگست 97ء ہے۔

---

○ ہیلتھ سروسز اکیڈمی وزارت صحت حکومت پاکستان نے ماسٹر آف پبلک ہیلتھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ مندرجہ ذیل کوائف رکھنے والے داخلہ کے اہل ہونگے۔

۱۔ جنہوں نے DVM-BDS-MBBS-B-فارمیسی مکمل کی ہو یا ان مضامین میں ماسٹرز ہوں اینتھراپالوجی، بزنس ایڈمنسٹریشن، اکنامکس، انسانی نیوٹریشن، مائیکروبیالوجی، فزیالوجی، نفسیات، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، سوشیالوجی، شماریات، حیوانیات

۲۔ پبلک ہیلتھ فیلڈ میں کم از کم 3 سالہ کام کا تجربہ

(۳) زیادہ سے زیادہ عمر 31- دسمبر 1997ء تک 45 سال۔ داخلہ سے قبل ایک رجحان ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ درخواست فارم وغیرہ 100 روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ ارسال کرکے مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز اکیڈمی
12-D West Bewal Plaza
فضل الحق روڈ۔ بلیو ایریا اسلام آباد

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 29- اگست 1997ء ہے

---

○ شعبہ کیمیا یونیورسٹی برائے انجنیرنگ و ٹیکنالوجی لاہور نے M.Sc. اپلائڈ کیمسٹری (Applied Chemistry) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست دہندہ کا درج ذیل مضامین میں سے کسی ایک کے ساتھ کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔

۱۔ B.Sc. مع فزکس۔ کیمسٹری۔ ریاضی
۲۔ B.Sc. مع فزکس۔ کیمسٹری۔ شماریات
۳۔ B.Sc. مع فزکس۔ کیمسٹری۔ جیالوجی

درخواست فارم وغیرہ 150 روپے ادا کرکے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ تحریری امتحان اور انٹرویو کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 24- جولائی 1997ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

خیال آیا کہ یہ درخت تو بڑا مظلوم ہے۔ جس جگہ ہم نے اسے لگا رکھا ہے اس جگہ زمین کے دو فٹ نیچے ریت کی موٹی تہ شروع ہوتی ہے جس میں درخت کے لئے کوئی غذائیت موجود نہیں غذا نہ ملنے کی وجہ سے اس میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ شدت سرما کا مقابلہ کرسکے۔ چنانچہ میں نے اس کے ارد گرد گوبر کی کھاد ڈلوادی اور اب اتنی سخت سردی کے باوجود بڑا اچھا اور سرسبز ہے اور بہت خوبصورت لگتا ہے۔ پس درختوں پر بھی گو اللہ تعالیٰ ہی کا قانون کارفرما ہے۔ اصل حکم تو اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے لیکن اس کے قانون کا ہمیں بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ درختوں کی غذا بھی ضروری ہے اگر ان کو غذا نہ ملے تو وہ مرجھا جاتے ہیں۔

(از خطبہ 26۔ جنوری 1973ء)

# احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل

## کے پروگرام

**بدھ 16۔ جولائی 1997ء**

| | |
|---|---|
| 12-00 | رات۔ اردو کلاس۔ |
| 1-00 | اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات۔ |
| 2-00 | ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ |
| 3-00 | فرنچ سیکھئے۔ |
| 3-30 | حکایات شیریں۔ |
| 4-00 | اگلی شفٹ کے پروگرام۔ |
| 4-05 | تلاوت۔حدیث۔خبریں۔ |
| 4-30 | چلڈرنز کارنر |
| 5-00 | لقاء مع العرب۔ |
| 6-00 | طبی معاملات۔ دانتوں کی بیماریاں۔ میزبان۔ ڈاکٹر سلطان۔ اے۔ مبشر مہمان۔ ڈاکٹر نصیر۔ اے۔ خاں۔ حصہ اول۔ |
| 7-00 | اردو کلاس۔ |
| 8-00 | فرنچ زبان سیکھئے۔ |
| 9-00 | ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ |
| 10-00 | اگلی شفٹ کے پروگرام۔ |
| 10-05 | تلاوت۔حدیث۔خبریں۔ |
| 10-30 | چلڈرنز کارنر۔ |
| 11-00 | کوئز۔ سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ |
| 12-00 | اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔ |
| 1-00 | لقاء مع العرب۔ |
| 2-00 | اردو کلاس۔ |
| 3-00 | سیرت رفقا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ سیرت حضرت منشی فیض علی صاحب۔ |
| 4-00 | اگلی شفٹ کے پروگرام۔ |
| 4-05 | تلاوت۔حدیث۔خبریں۔ |
| 4-30 | عربی زبان سیکھئے۔ |
| 5-00 | افریقن پروگرام۔ |
| 6-00 | بنگالی پروگرام۔ |
| 6-45 | ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ |
| 8-00 | لقاء مع العرب۔ |
| 9-00 | فرنچ پروگرام۔ |
| 10-00 | اگلی شفٹ کے پروگرام۔ |
| 10-05 | تلاوت۔حدیث۔خبریں۔ |
| 10-30 | چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔ا |
| 11-00 | جرمن سروس۔ |

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ** : 15 جولائی ۔1997ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ دہشت گردی کو دفن کر دیں گے۔ پولیس اور سرکاری افسر اپنا رویہ تبدیل کریں ورنہ ان کا بوریہ بستر گول کر دیا جائے گا۔ انہیں عوام کا خادم بن کر کام کرنا ہو گا۔ من مانی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ لوگوں کو ان کی دہلیز پر انصاف ملنا چاہئے۔ لڑکی کے اغوا کے ملزموں کو چھوڑ دینا اور مغویہ کے والد کے قتل کے سنگین واقعہ کا پولیس کی طرف سے نوٹس نہ لینا انتہائی افسوس ناک ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس واقعہ پر ساہیوال کے ڈی ایس پی کو معطل، انسپکٹر اور ایس ایچ او کو گرفتار کروا دیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شیخ ریاض احمد نے کہا ہے کہ اینٹی کرپشن کے قانون کے تحت صرف میٹر ریڈروں کانسٹیبلوں اور پٹواریوں کے خلاف کارروائی ہوتی ہے کیا اس قانون کے تحت کبھی بڑے افسروں کے خلاف بھی کارروائی ہوئی؟ سرکاری افسروں کے مافیا نے "میکانزم" بنا رکھا تھا کہ اپنی کلاس کو بچایا جائے یہ صریحاً مذاق ہے۔

○ فیصل آباد میں ایک مذہبی تنظیم سے تعلق رکھنے والے 8 دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتار ہونے والوں میں لشکر جھنگوی کے سالار ریاض بسرا کا قریبی ساتھی ملک اسحاق بھی شامل ہے۔ جس کے سر کی قیمت 20 لاکھ روپے مقرر کی گئی تھی۔ ملزموں نے دہشت گردی کی متعدد وارداتیں کرنے کا اعتراف کر لیا ہے۔ گرفتاریاں جھنگ اور فیصل آباد میں ہوئیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ محکمہ پولیس میں اپریشن کریں گے۔ انسپکٹر تک عہدے کے ملازمین کی چھان بین ہو رہی ہے۔ اچھی شہرت رکھنے والے افسروں کو اہم آسامیوں پر تعینات کیا جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ غیر ملکی سفارت خانے بھی محفوظ نہیں ہیں۔ بھاری مینڈٹ عوام کے لئے مصیبت بن گیا ہے۔ سفارت خانے پر حملہ حکومت کے منہ پر طمانچہ ہے۔ عالمی سطح پر غلط تاثر پیدا ہو گا اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی ہو گی۔ کراچی میں الطاف نواز گٹھ جوڑ سے روزانہ بے گناہ شہری قتل ہو رہے ہیں۔ پنجاب اور سرحد میں بھی قتل اور اغوا کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں۔ عوام کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ حکومت تنہا صورت حال کا مقابلہ نہیں کر سکتی نواز شریف قومی حکومت کی تجویز پر غور کریں۔

○ پاکستان ایران کے مشترکہ وزارتی کمیشن کا اجلاس تہران میں ہو رہا ہے۔ جس میں اقتصادی تعاون پر غور کیا جائے گا۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر اور رکن قومی اسمبلی اعجاز الحق نے کہا ہے کہ بعض سرکاری ملازم نواز شریف کے کندھے پر رکھ کر بندوق چلانا چاہتے ہیں۔ اور ان کا مقصد مسلم لیگ میں دراڑیں ڈالنا ہے۔ میرے وزیر نہ بننے کو ایشو بنایا جا رہا ہے۔ میرا نواز شریف سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔

○ آئی ایم ایف نے مطالبہ کیا ہے کہ پورے ملک میں پرچون پر جنرل سیلز ٹیکس لگایا جائے۔ پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے آئی ایم ایف مشن نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ ٹیکس کے جاری کردہ نظام میں ایسی اصلاحات کرے کہ جن سے ریونیو کی گرتی ہوئی شرح میں اضافہ ہو سکے۔

○ اٹک میں ایک جنونی قاتل نے کمرہ عدالت میں تین افراد کو موت کی نیند سلا دیا۔ تاہم سول جج معجزانہ طور پر بچ گئے۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت نے اسلام آباد میں سعودی سفیر سے ملاقات کر کے اپیل کی ہے کہ ہیروئن کی سمگلنگ میں گرفتار بچوں کو رہا کر دیا جائے۔ وزیر داخلہ نے بتایا کہ توقع ہے کہ سعودی حکومت انسانی ہمدردی کی بنیادوں پر اس درخواست پر غور کرے گی۔

○ سٹیٹ بینک نے یونائیٹڈ بینک کو اپنی تحویل میں لئے جانے کے احکامات واپس لے لئے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بینک دوبارہ وزارت خزانہ کی نگرانی میں کام کرے گا۔

○ ایڈیشنل سیشن جج سیالکوٹ کی عدالت میں خاوند نے بیوی کو چھریاں مار کر قتل کر دیا ہے۔

○ پنجاب میں انسداد دہشت گردی کی 47 مزید عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کو پریذائڈنگ افسر مقرر کر دیا گیا ہے۔ جو 5659 مقدمات کی سماعت کریں گے۔ چیف جسٹس ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ حکومت پریذائڈنگ افسروں کا تحفظ یقینی بنائے انہیں الگ کورٹ روم دیئے جائیں۔ رہائشی اور سفری سہولتوں کیلئے 550 روپے الاؤنس کی منظوری دے دی گئی ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ لیاقت جتوئی نے کہا ہے کہ مینڈٹ کا احترام نہ کیا گیا تو کچھ باقی نہیں بچے گا پیپلز پارٹی نے ہم سے پہلے ایم کیو ایم کو سندھ میں وزارت اعلیٰ کی پیشکش کی تھی۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ میری حکومت کو گرانے کی کوششیں ناکام ہوں گی۔ جب بے نظیر کا بھائی قتل ہوا تھا اس وقت انہوں نے عبداللہ شاہ سابق وزیر اعلیٰ سے استعفیٰ کیوں نہ مانگا تھا۔

○ سرگودھا میں وکلاء کی ہڑتال پانچویں روز بھی جاری رہی۔ صدر بار نے کہا ہے کہ جب تک ڈی سی تبدیل نہیں ہو جاتے وکلاء عدالتوں میں پیش نہیں ہوں گے۔ ہڑتال غیر معینہ مدت تک رہے گی۔ ہڑتال کے باعث مقدمات کی پیروی کے لئے دور دراز سے آنے والوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

○ سندھ میں ماڑی کے مقام پر گیس کے قدرتی ذخائر کی دریافت ہوئی ہے۔

○ پنجاب بھر میں کسانوں کی جانب سے زرعی ٹیکس کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان ہونے کے بعد پولیس نے وسیع پیمانے پر کسانوں کی گرفتاریاں شروع کر دی ہیں۔ گرفتار ہونے والوں میں کسان بورڈ کے کنوینر ناصر جاوید گھمن ایڈووکیٹ سمیت متعدد کسان شامل ہیں۔

○ پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ پوری دنیا پاگل بن چکی ہے۔ ہر پاگل ایک دوسرے کے الٹ بات کرتا ہے۔ حکومت نے اپوزیشن کو تسلیم نہ کیا تو ماورائے آئین اقدام ہو سکتا ہے۔ ملک و قوم کو ایسے کسی اقدام سے محفوظ رکھنے کے لئے نواز شریف احتیاط سے کام لیں۔

○ بھارتی وزیر اعظم اندر کمار گجرال نے کہا ہے کہ دنیا سے ایٹمی ہتھیار ختم ہونے تک بھارت کا نیوکلیئر پروگرام جاری رہے گا۔ اگنی میزائل پروگرام ختم نہیں کیا جا رہا۔

○ ایک اور علاقائی پارٹی گجرال کا ساتھ چھوڑ گئی ہے۔ 4 وزراء مستعفی ہو گئے ہیں۔

○ روس امریکہ اختلافات بڑھ گئے ہیں۔ روس کے صدر یلسن نے کہا ہے کہ ملکی سلامتی کو خطرہ میں نہیں پڑنے دیں گے۔ بلقان کی ریاستوں کو مغربی ملکوں کی دفاعی تنظیم نیٹو میں شامل کرنے سے روس کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی۔ ان ریاستوں کے نیٹو میں شمولیت کی سخت مخالفت کریں گے۔ صدر فن لینڈ سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تین ملکوں کو نیٹو کا رکن بنانے پر مشروط رضامندی ظاہر کی تھی لیکن نیٹو کو اپنی سرحدوں تک توسیع کی اجازت نہیں دیں گے۔

ضرورت ہے
• آفس ورک کیلئے تعلیم کم از کم میٹرک عمر 25 تا 35 سال
• گھریلو کام کیلئے خادم
پتہ برائے رابطہ:۔
میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری گلی 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین
جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور۔
فون: 7932514 7932515 7932516

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا || اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
20 گرام /30، 60 گرام /90، 100 گرام /150 روپے || 250/
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن، لوکل اور کیوریٹو ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز پوٹنسیاں، چھوٹی درمیانی اور بڑی طاقتوں میں بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں ٹکیاں شوگر آف ملک خالی ڈبیاں، ڈراپرز اور ہومیو پیتھک کتب نیز ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایجاد کردہ تمام ادویات، کیورز اور کورسز وغیرہ کے متعلق "ہیلتھ پیکج" لٹریچر مع کیوریٹو تشخیص فارم CDF /15 روپے میں ہمارے سٹاکسٹوں سے حاصل کریں
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون سیلز 211283 کلینک 771 211054
فیکس 212299

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
پیمانہ تیار شدہ زیورات مناسب نرخ کے
زیورات کی دنیا میں معروف نام
نسیم جیولرز
دکان 212837 گھر 212175
پروپرائٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ